محمد اکرم چغتائی

مصادرِ عشر

بعض عرب مؤرّخین (مثلاً جواد علی: تاریخ العرب قبل الاسلام، بغداد ۱۹۵۶ء، ۲۲:۶، ۸:۲۲۴) اور کچھ ایسے مستشرقین (مثلاً آڈولف گروہمان وغیرہ) جنہوں نے اپنی عالمانہ زندگی کا بیشتر حصہ قبل اسلام عرب بالخصوص جنوبی عرب سے متعلق موضوعات پر کام کرتے ہوئے گزار دیا، کا خیال ہے کہ مسلمانوں نے بعد میں جس نظامِ عشر کا ڈول ڈالا، وہ عربوں میں مدتوں سے رائج تھا۔ اس دعویٰ کی بنیاد ان خاور شناسوں نے ایسے کتبات اور قلمی دستاویزات پر رکھی ہے، جو انہیں عرب کے مختلف علاقوں میں کام کرتے ہوئے حاصل ہوئے، اپنے اس نظریے کو لسانیاتی طور پر درست ثابت کرنے کے لیے وہ اس لفظ یعنی عشر کو عبرانی الاصل مانتے ہیں اور علم اشتقاق کے حوالے سے وہ بڑی دور کی کوڑی لاتے ہیں۔ ان مستشرقین اور اُن سے مرعوب مسلمان تاریخ دانوں کے ایسے دعویٰ میں کہاں تک صداقت ہے، یہ تو ایک الگ بحث طلب موضوع ہے، البتہ اس سے اس مخصوص ذہنی رویے کی عکاسی ضرور ہوتی ہے، جو اسلام کی اولیات کو چھیننے اور ان کی قدر و قیمت کم کرنے کے درپے رہتا ہے اور علمی و تحقیقی اعتبار سے یہ ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتا ہے کہ اسلام کو جن باتوں پر فخر ہے، وہ مدتوں سے چلی آ رہی تھیں۔ ممکن ہے، عشر کے متعلق اس ذہن کے لوگوں نے تحقیق انیق کے بعد جو کچھ لکھا ہو، اس میں یہی سوچ کارفرما ہو بفرض محال اگر اس نظریے کو درست بھی مان لیا جائے، تو پھر بھی اسلام کا یہ کارنامہ کیا کم اہمیت رکھتا ہے کہ وہ چیز جو مقتدر اور با ثروت لوگوں کی ذاتی خواہشات کی تابع تھی، اسے ایک مربوط نظام کی شکل دے دی اور اس کے اصولوں کی بجا آوری کو خدائے بزرگ و برتر کی خوشنودی اور رحمت حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا۔

اسلام کے مصدرِ اولیٰ قرآن کریم میں عشر کا لفظ موجود نہیں، البتہ اس کا ہم معنی لفظ ''معشار'' استعمال ہوا ہے۔ (سباء ۳۴:۴۵) لیکن قرآن مجید ہی میں دو ایسی آیات بھی موجود ہیں۔ جن میں عشر کی فرضیت کی واضح طور پر نشاندہی کی گئی ہے۔ پہلی آیت یہ ہے:

واتوا حقه یوم حصاده (الانعام: ۶:۱۴۱)

اور کھیتی کے کٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو۔

اور دوسری آیت یہ ہے:

یاایھاالذین امنوا انفقوامن طیبٰت ماکسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض. (البقرۃ: ۲:۲۶۷)

اے ایمان والو! اپنی نیک کمائی سے اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کیا ہے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔

ان آیات کے حوالے سے مفسرین اور لغت نویسوں (مثلاً لسان العرب) نے جو تفصیلات فراہم کی ہیں، ان سے فرضیت عشر کا ثبوت ملتا ہے۔ خاص طور پر پہلی آیت میں ''حقہ'' کا جو لفظ استعمال ہوا ہے، اس سے عشر اور نصف عشر ہی مراد لیا جاتا ہے۔ چنانچہ ابویوسفؒ نے ''کتاب الخراج'' (قاہرہ ۱۳۰۲ھ ص۳۲) میں اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور سعید بن جبیرؒ کے جو اقوال درج کئے ہیں ان سے بھی اسی مفہوم کا استنباط ہوتا ہے۔

قرآن کریم کے ان واضح احکام کی تشریح و توضیح اور ان کی تفصیلات احادیث نبوی کے مختلف مجموعوں میں ملتی ہیں۔ ان حدیثوں میں عشر کی فرضیت، اس کی ضروری شروط اور دیگر تفاصیل کو بڑی شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ایسی تمام احادیث کو ''المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی'' میں یکجا کر دیا گیا ہے۔(۱)

اس میں بخاری (لائیڈن، ۴جلد، ۱۹۰۷ء ۲۴/۵۵) مسلم (قاہرہ، ۲جلد، ۱۲۸۳ھ ۱۲/۷)، ابوداؤد (قاہرہ، ۲ جلد، ۱۲۹۲ھ، ۱۲/۹، ۳۱/۱۹، ۳۱/۳۹)، ترمذی (قاہرہ ۲ جلد، ۱۲۹۲ھ، ۱۴/۵)، نسائی (قاہرہ، ۲جلد، ۱۳۱۲ھ، ۲۵/۲۳)، ابن ماجہ (قاہرہ، ۲جلد ۱۳۱۳ھ، ۱۷/۸) دارمی

(1) Indices de la tradition musulmane, by A.J. Wensinck

☆ الیقین لا یزول بالشک ☆ (فقہی ضابطہ)

(دہلی، ۱۳۳۷ھ، ۲۹/۳)، مالک ابن انس (قاہرہ، ۴جلد، ۱۲۷۹ھ، ۳۲/۱۷)، احمد ابن حنبل (قاہرہ، ۶ جلد، ۱۳۱۳ھ، ۱:۱۴۵، ۳: ۳۴۱_۳۵۳، ۴۷۴، ۴:۴: ۳۲۲، ۵:۵۲، ۲۳۳ سعید، ۴۱) اور طیالسی (حیدر آباد دکن، ۱۳۲۲ھ، نمبر۱۲۱۴) میں موجود عشر سے متعلق تمام احادیث کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اسی فاضل مرتب نے اپنی ایک اور کتاب میں انہی احادیث کو موضوعات کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے۔ (۲)

قرآن اور حدیث کے بعد اسلام کے بنیادی منابع میں فقہ کا نام آتا ہے۔ نئے حالات و واقعات کی روشنی میں فقہائے کبار نے جس دینی بصیرت سے مختلف النوع مسائل کی توضیح وتشریح کی ہے، وہ بہر طور قابلِ ستائش ہے۔ اسلامی فتوحات نے جہاں اسلام کو چار دانگ عالم میں پھیلا دیا، وہاں نئے علاقوں کی مملکت اسلامیہ میں شمولیت سے نت نئے مسائل بھی کھڑے ہوگئے۔ انہی مسائل میں سے کچھ کا تعلق زمین، اس کے محصولات اور اس کی تقسیم کے بارے میں تھا۔ فقہاء نے قرآن وسنت کے حوالے سے ان مسائل کا حل پیش کیا اور اسلام کے مالیاتی نظام کو وضع کرنے میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ چونکہ عشر بھی اسی نظام کا ایک حصہ ہے اس لیے متعدد فقہی کتب میں اس کے متعلق بھی اہم معلومات دستیاب ہو جاتی ہیں۔

متذکرہ صدر مآخذ کے علاوہ اسلام کے مالیاتی نظام بشمول خراج، عشر اور محصولات کے مصادر کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

۱۔ تاریخی مصادر: مثلاً بلاذری، فتوح البلدان (مرتبۂ ڈخویہ، لائیڈن ۱۸۶۶ء) ابن مسکویہ: تجارب الامم۔

۲۔ انسائیکلو پیڈیائی مصادر: مثلاً خوارزمی، مفاتیح العلوم (قاہرہ، ۱۳۴۲ھ، بیشتر مواد کا تعلق عراق اورخراسان سے ہے)

۳۔ ریاضیاتی مصادر: مثلاً ابوالوفاء البوز جانی کتاب المنازل،(۳) کتاب الحاوی، مطالعات از Cahen در: Amnales del` institut des etuc`es Orientales

(2) A handbook of Early Muhammadan Tradition, Alphabetically arranged by A.J.Wensinck, Photomechanic Reprint, Leiden, 1960, p.239.

(3) In: Journal of the Economic and social ltistory of the orient, vol.3, 1965 Leide, pp.90-92. See for details Sezgin, V, Leiden, 1974, pp.321-325

☆ یقین شک کی وجہ سے زائل نہیں ہوتا ☆ (فقہی ضابطہ)

(الجزائر، ۱۹۵۲ء)

۴۔ انتظامی مصادر، مثلاً جھشیاری، کتاب الوزراء (قاہرہ ۱۹۳۸ء) ہلال الصابی کتاب الورزاء (قاہرہ، ۱۹۵۸ء) تاریخ قم (بزبان فارسی) از حسن بن محمد القمی، تہران ۱۹۳۴ء) (رک الذریعۃ ۳: ۲۷۶۔۲۷۷)

۵۔ جغرافیائی مصادر مثلاً اصطخری (کتاب المسالک والممالک بتحقیق ڈخویہ، لائیڈن ۱۸۷۰ء ۱۹۲۷)

۶۔ دستاویز خانے متعلقہ سرکاری مراسلت، مثلاً ابو اسحٰق الصابی اور خاص طور پر ابن عباد برائے عہد بویہ۔

۷۔ دور عباسیہ کے بعض بجٹ اور ان کا تفصیلی مطالعہ مثلاً الفریڈفان کریمہ کا مقالہ در: Denkschrift (ادارہ علوم، وی آنا) بابت ۱۸۸۸ء صالح بن علی کا مقالہ در Jesho (لائیڈن، ۱۹۷۲)، گب کا مقالہ در Arabica (پیرس ۱۹۵۵) ابن عبدالحکیم: سیرۃ عمر بن عبدالعزیز، ابن المقفی: رسالہ فی الصحابہ، بتحقیق شارل پلا، پیرس ۱۹۷۶ء۔

اسلام کے نظام مالیات اور نظام اراضی کی تاریخ میں مصر کی اہمیت مسلم ہے۔ اس ملک کے حوالے سے کاغذی دستاویزات (PAPYRI) کی خاصی بڑی تعداد موجود ہے۔ اس کے علاوہ انتظامی امور سے متعلق ادب بھی بکثرت دستیاب ہے۔ اس مواد کو سب سے پہلے سی ایچ بیکر نے کھنگالا اور بعد میں آڈولف گردہمان نے اس کام کو آگے بڑھایا۔ ان موضوعات پر تفصیل کے لیے رک A Dietrich کی جرمن کتاب ''عربی مکتوبات از کتاب خانہ ہامبورگ'' (۱۹۵۵) J David Weill کے مقالات در: Jesho (۱۹۶۵، ۱۹۷۱ء) المخزومی: منہاج (Cahen) کا مقالہ در: Jesho ۱۹۶۲ء) ابن مماتی: قوانین الدوالین، ترتیب و ترجمہ R.S. Cooper (مقالہ خصوصی، برکلے، ۱۹۷۳ء) النابلسی۔ کتاب الفیوم، مرتبہ Morits بحوالہ Cahen در Arabica ۱۹۵۶ء) بانویری: نہایۃ، جلد ۸، مقریزی: خطط، محمد بن ابراہیم الحموی۔ روضۃ الاریب۔

عشر پر مستقل طور پر کوئی کتاب یا رسالہ تو نہیں ملتا، البتہ جو تصنیفات اقتصادِ اسلامی

سے تعلق رکھتی ہیں، ان میں کہیں تفصیلی اور کہیں اجمالی طور پر کچھ نہ کچھ ضرور دستیاب ہو جاتا ہے۔ ایسی کتابیں جن میں اسلام کے مالیاتی نظام یا اراضی نظام یا زمینی محصولات وغیرہ کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔ ان میں سے نظام عشر کے متعلق اقتباسات کو یکجا کیا جائے، تو موضوعاتی تکرار کے باوجود عشر اور اس کے بنیادی اصول وشرائط کے بارے میں معلومات میں خاصا اضافہ ہوتا ہے، مگر ایسی کتابوں کی تعداد عربی اور دیگر اسلامی زبانوں میں بہت کم ہے۔ چند سال پیشتر ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی صاحب نے معاصر اقتصاد اسلامی کے منابع کی انگریزی میں ایک فہرست مرتب کی تھی۔ (۴) اس میں بھی عشر سے متعلق حوالوں کی تعداد بہت کم ہے۔

عشر اور اس کے مختلف پہلوؤں پر اس وقت جو مواد دستیاب ہوتا ہے اس میں بنیادی طور پر خراج اور اس کے متعلقات سے بحث ہوتی ہے۔ چناں چہ آئندہ سطور میں ایسی ہی کتابوں کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد عربی، انگریزی اور اردو کی بعض ایسی کتابوں اور مقالوں کے حوالے بھی درج کیے گئے ہیں جو بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر عشر سے متعلق ہیں۔

۱۔ معاویہ بن عبید اللہ بن یسار الاشعری (م ۱۷۰ھ/۷۸۶) خلیفہ المہدی کا وزیر تھا۔ فلسطین کے ایک شہر Tiberias کا رہنے والا تھا اور یمنی قبیلہ الاشعری سے اس کا تعلق تھا۔ اس کی ''کتاب الخراج'' کے کچھ حصوں کا انگریزی ترجمہ Ben Shemesh نے بعنوان Taxation in Islam کی جلد دوم میں کیا ہے۔

تفصیل کیلئے رک: ابن طباطبا: الفخری، قاہرہ ۱۹۲۳ء ص ۱۶۳، ۱۶۶، یاقوت: معجم الادباء، مرتبہ مرجلیوث، ۶:۱۱، تاریخ طبری، مرتبہ ڈخویہ و دیگر، لائیڈن (۱۸۷۹۔ ۱۹۰۱)، ۳: ۴۹: براکلمان، تکملہ ۱: ۲۸۳۔

۲۔ حفصویہ

مامون کے دورِ حکومت میں دیوان الخراج کے محکمہ کا سربراہ تھا۔ وہ شاعر عبد العزیز العسجدی المروزی کا دادا تھا۔

(4) Contemporary literature on ....Internatinal centre for Research in Islamic Economics.............. and Islamic ....

۱۹۸۰ء میں جدہ سے اس کتاب کا عربی ترجمہ (مترجم الدکتور امین عبد المنعم شلتوتی) بھی شائع ہو چکا ہے۔

''الفہرست'' کے مخطوطہ چسٹر بیٹی میں ایسا اقتباس ہے، جو فلیوگل کے ایڈیشن میں نہیں ہے۔ اس اقتباس میں مرقوم ہے کہ حفصویہ محکمۂ ٹیکس کے اعلیٰ عمال میں سے ایک تھا اور وہ پہلا شخص ہے جس نے زمینی محصولات پر کتاب قلمبند کی۔

رک: الفہرست کا انگریزی ترجمہ از B.Dodge جلد اول ص ۲۹۷ وتحتی نوٹ شمارہ ۲۱۲ انگریزی مترجم نے جلد دوم کے آخر میں جو ''سوانحاتی اشاریہ'' دیا ہے، اس کے مطابق حفصویہ غالباً نویں صدی عیسوی میں زندہ تھا (ص ۹۹۱) اس مترجم کے خیال میں یہ نام بھی درست معلوم نہیں ہوتا۔

الفہرست میں آل ابی عیینۃ المہلبی کی مستورات کی ایک فہرست دی گئی ہے۔ اس میں ایک نام منصور الہندی آتا ہے، جو حفصویہ کی کنیز تھی۔ ارک فلیوگل، ص۱۶۵، انگریزی ترجمہ ۲: ۳۶۴)

۳۔ ابو یوسف (۱۱۳۔۱۸۲ھ/ ۷۳۱ء۔۷۹۸ء)

کتاب الخراج۔ یورپ اور مشرق وسطیٰ کے کتب خانوں میں اس کے متعدد قلمی نسخے محفوظ ہیں: رک: ستیزگن ا: ۴۲۰ مطبوعہ بولاق ۱۳۰۲ھ، وقاہرہ ۱۳۵۲ھ، در: موسوعۃ الخراج، مطبوعہ بیروت ۱۹۷۹ء / ۱۳۹۹ھ، ص ۳۔۲۴۴۔ اعتمدنا فی ہذہ الطبعۃ علی نسخۃ مخطوطۃ فی الخزانۃ التیموریۃ رقم ۶۷۴ فقہ، مع معارضتہا بطبعۃ بولاق سنہ ۱۳۰۲ھ فصل فی العشور، ص ۱۳۲۔۱۳۷ اطالوی ترجمہ از Tripodo روم ۱۹۰۶ فرانسیسی ترجمہ از Efaguon پیرس ۱۹۲۱ء انگریزی ترجمہ بعنوان Islamic Revenue Code از ڈاکٹر عابد احمد علی، نظرثانی عبدالحمید صدیقی، لاہور ۱۹۷۹ء (صفحات ۴۳۲) اردو ترجمہ بعنوان ''اسلام کا نظام محاصل'' از محمد نجات اللہ صدیقی ، لاہور، ۱۹۶۶ء ۶۳۵ ایک اور انگریزی ترجمہ از Aben Shemesh بعنوان Taxation in Islam جلد سوم لائیڈن ۱۹۶۹ء ''عشری اور خراجی زمینیں'' ص ۸۳۰۷۸ وعشر (مقدمہ) ص ۲۱۔۲۴) اس کتاب کی شرح بعنوان فقہ الملوک ومفتاح الرتاج المرصد علی خزانۃ کتاب الخراج'' از عبدالعزیز بن محمد الرجبی بحوالہ ستیزگن ا: ۴۲۰ سوانح حیات کے لیے رک: محمد بن خلف وقیع: اخبار القضاۃ، تحقیق عبدالعزیز مصطفیٰ المراغی، جلد سوم (قاہرہ ۱۹۵۰ء) ص ۲۵۴۔۲۶۴، الفہرست فلیوگل ۲۰۳ الموفق المکی: مناقب الامام الاعظم ۲: ۲۰۸۔۲۴۶،

ابوالقاسم حمزہ بن یوسف السہمی: تاریخ جرجان، حیدر آباد دکن، ۱۹۵۰ء ص ۴۴۴۔۴۴۵۔ ابن خلکان: وفیات الاعیان، بولاق ۱۲۹۹ھ ۴۰۲۔۴۰۶ الذہبی: میزان الاعتدال، قاہرہ ۱۳۲۵ھ، ۳۲۱:۳ ایضاً تذکرۃ الحفاظ، حیدر آباد دکن ۱۹۵۵۔۱۹۵۸ء ص ۲۹۲۔۲۹۴، القرشی: الجواہر المضیئۃ: حیدر آباد دکن ۱۳۳۲ھ، ۲۲:۲۔۲۲۲، خطیب البغدادی: تاریخ بغداد، قاہرہ، ۱۹۳۱ء ۲۴۲:۱۴۔۲۶۲: کردری: مناقب الامام الاعظم ۱۱۷:۲۔۱۴۵، ابن کثیر: البدایہ والنہایہ، قاہرہ (۱۳۵۰۔۱۳۵۱ھ) ۱۸۰:۱۰۔۱۸۲، ابن قطلوبغا: تاج التراجم، تحقیق فلیوگل (لائپزیگ ۱۸۶۲) ص ۸۱، ابن تغری بردی، النجوم الزاہرۃ قاہرہ ۱۲ جلد ۱۹۲۹۔ ۱۹۵۶ء) ۱۰۷:۲۔ ۱۰۹، الیافعی مراۃ الجنان، حیدر آباد دکن، ۱(۱۳۳۷ھ) : ۳۸۲۔۳۸۸، انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (ترکی) ۵۹:۴۔۶۰ (K. Kufrali) انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (انگریزی) طبع ثانی، ۱: ۱۲۴۔۱۶۵ (شاخت)، براکلمان ۱۷۷:۱، تکملہ: ۲۸۸:۱، الزرکلی: الاعلام (طبع ثانی قاہرہ ۱۹۵۴۔ ۱۹۵۹) ۲۵۲:۹، عمر رضا کحالہ: معجم المولفین (دمشق بلا تاریخ) ۱۳: ۲۴۰۔۲۴۱۔

الذہبی: مناقب ابی یوسف، تحقیق محمد زاہد الکوثری وابوالوفاء الافغانی، قاہرہ ۱۳۶۶ھ، محمد زاہد الکوثری: حسن التقاضی فی سیرۃ الامام ابی یوسف القاضی، قاہرہ، ۱۹۴۸ء۔

ضیاء الدین اصلاحی: ابو یوسف اور ان کے فقہی وقانونی کارنامے (معارف ۹۵،۵ مئی ۱۹۶۵ء ص ۳۶۱۔۳۸۴)

محمد نجات اللہ صدیقی: ابو یوسف کا معاشی فکر (فکر ونظر (علی گڑھ)، ۵ (۱) جنوری ۱۹۶۴ء ص ۶۶۔۹۵)

۴۔ یحییٰ بن آدم (تقریباً ۱۴۰۔۲۰۳ھ/ ۷۵۷۔ ۸۱۸)

ان کا نسبی تعلق عقبۃ بن ابی معیط سے تھا۔ ان کا انتقال فی الصلح (واسط کے شمال میں واقع ایک دریا، بحوالہ یاقوت: معجم البلدان ۳: ۹۱۷) میں ہوا۔

کتاب الخراج، مرتبہ Juynboll لائیڈن ۱۸۹۶ء: احمد محمد شاکر، لاہور: المکتبۃ العلیمۃ، ۱۳۹۵ھ، ص ۲۴۰۸ (نیز در: موسوعۃ الخراج، بیروت ۱۹۷۹ء ص ۱۷۔۲۱۹ ''ارض الخراج وارض العشر'' ص ۲۳۔۳۰) اردو ترجمہ (غیر مطبوعہ) لاہور ۱۹۶۹ء مقالہ برائے ایم اے۔ (عربی) پنجاب

یونیورسٹی، انگریزی ترجمہ بعنوان Taxation in Islam از A.B. Shemesh جلد اول، لائیڈن ۱۹۶۷ء مع نظرثانی واضافہ (طبع اول، ۱۹۵۸ء)

رک: نووی کی تہذیب الاسماء (گوٹنگن ۱۸۴۲۔ ۱۸۴۷) ص ۶۲۰، قتیبۃ المعارف (بتحقیق وسٹن فیلٹ، گوٹنگن ۱۸۵۰) ص ۶۵۸، تغری بردی ۲: ۱۸۸، ۳: ۴۲، الفہرست (فلیوگل) ص ۲۲۷، انگریزی ترجمہ ۱: ۶۷، ۸۲، ۵۰۶، ۵۴۹، ابن سعد طبقات الکبیر (لائیڈن ۱۹۰۴ء سعید ۲۸۱:۶، الذہبی: تذکرۃ الحفاظ، ۳۵۹۔۳۶۰، ابن حجر عسقلانی: تہذیب التہذیب (حیدر آباد دکن: ۱۳۲۵ھ۔ ۱۳۲۷ھ) ۱۱: ۱۷۵۔ ۱۷۶، ابن العماد: شذرات الذہب (قاہرہ، ۱۳۵۰ھ) ۸:۲، براکلمان تکملہ ۱: ۳۰۸، انسائیکلو پیڈیا آف اسلام۔ طبع اول ۴: ۱۲۴۴۔۱۲۴۵ (شاخت) ستیزگن ۱: ۵۲۰، الزرکلی ۹: ۱۶، کحالہ ۱۳: ۱۸۵۔ ۱۸۶۔

F- Pfaff, Historisch- Kritische Untersuchungen Zn Dem Grundsteuribuch des Y.B.A. Erlangen, 1917, Denkschrift.

M.J. Kister, The Social and Political Implications of Three Traditions in the Kitab Al-Kharaj of Yahya b. Adam, JESHO, pp.326-334 October 1960

مجیب اللہ ندوی: یحیٰی بن آدم اور ان کی کتاب الخراج (معارف ۶۴، ۴، اکتوبر ۱۹۴۹ء ص ۲۹۳۔ ۳۰۰، ۶۴، ۵/نومبر ۱۹۴۹ء ص ۳۶۷۔۳۷۵)

۵۔ ابوعلی حسن بن زیاد اللولوی (تقریباً ۱۱۶ھ۔۲۰۴ھ/ ۷۳۴ء۔ ۸۱۹ء)

ابوحنیفہ کے تلامذہ میں سے تھے۔ ان کے بارے میں یحیٰی بن آدم کا کہنا ہے کہ انہوں نے الحسن بن زیاد سے بڑھ کر کوئی اور فقیہہ نہیں دیکھا۔ ان کی دیگر تصنیفات میں ایک ''کتاب الخراج'' بھی ہے۔

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۲۰۴، انگریزی ترجمہ ۱: ۵۰۶، ابن تغری بردی ۲: ۱۳، ۳۲، ۳: ۴۲، لسان المیزان، ۲: ۲۰۸، وکیع: قضاۃ ۳: ۱۸۸۔ ۱۸۹، تاریخ بغداد ۷: ۳۱۴۔ ۳۱۷، الذہبی: المیزان الاعتدال ۱: ۲۲۸، ابن قطلو بغا، ص ۱۶، الزرکلی ۲: ۲۰۵، کحالہ ۳۶: ۲۲۷، سٹیزگن ۱: ۴۳۳۔

۶۔ امام ابوعبید القاسم بن سلام (م ۲۲۴ھ/ ۸۳۸)

کتاب الاموال (قاہرہ، ۱۳۵۳ھ، اردو ترجمہ وتحشیہ از عبد الرحمٰن سورتی، دو جلد، اسلام آباد ۱۹۶۸ء، ۱۹۶۹ء انگریزی ترجمہ بعنوان Taxation in Islam از A.Ben Shemesh, 1965 جلد دوم لائیڈن، ۱۹۶۵ء) اس کتاب میں اسلامی مملکت کے بیت المال (سرکاری خزانہ) میں داخل ہونے والی آمدنیوں اور ان کے اخراجات سے متعلق جملہ تفاصیل) دی گئی ہیں۔ رک: براکلمان ا: ۱۰۶۔ ۱۰۷ تکملہ ا: ۱۶۶۔ ۱۶۷

۷۔ الجاحظ (م، ۲۵۵ھ/ ۸۶۹ء)

کتاب رسالۃ الیٰ ابی النجم بلخراج۔

رک: معجم الادباء ۶: ۷۷، انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، طبع ثانی، ۲: ۳۸۵۔ ۳۸۷ (شارل پلا)

C. Pellat, Le Milieu Basrien-Et-La-Formation De Gahiz Paris, 1953.

۸۔ خلیفہ المہتدی نے ہارون الرشید کے تتبع میں معروف فقیہ قاضی احمد بن عمر الشیبانی الخصاف (م۔ ۲۶۱ء/ ۸۷۴ء) کو ''کتاب الخراج المہتدی'' کی تیاری کا حکم دیا یہ کتاب مکمل ہوئی یا نہیں، اس کے متعلق پتہ نہیں چلتا۔ سٹیزگن نے اس مصنف کی کتابوں کی جو فہرست نقل کی ہے، اس میں اس کتاب کا نام نہیں ملتا۔

رک: الفہرست (فلیوگل) ۲۰۶ انگریزی ترجمہ ا: ۵۰۹۔ ۵۱۰ ابی اسحٰق ابراہیم بن علی الشیرازی: طبقات الفقہاء بغداد ۱۳۵۶ھ، ص ۱۱۸، ابن ہدایہ: طبقات الشافعیۃ، بغداد ۱۳۵۶ھ، ص ۲۴، القرشی: الجواہر المضیۃ ا: ۸۷۔ ۸۸، ابن قطلوبغا، ص ۷، گولٹ تسیہر Muhammadnische Sfudien طبع عکسی Hildesheim ۱۹۶۱، براکلمان ا: ۱۷۳، تکملہ ا: ۲۹۲۔ ۲۹۳، ستیزگن ۱: ۴۳۶۔ ۴۳۸، الزرکلی ا: ۱۷۸ کحالہ ۲: ۳۵۔

۹۔ ابن زنجویہ (م۔ ۲۵۱/ ۸۶۵)

کتاب الاموال (اس کا ایک قلمی نسخہ ترکی میں اور دوسرا بغداد میں محفوظ ہے)

رک: تاریخ بغداد ۸: ۱۶۰۔ ۱۶۲، تہذیب ابن عساکر ۴: ۴۶۰۔ ۴۶۱، ذہبی: تذکرہ ۵۵۰۔ ۵۵۱،

ابن حجر: تہذیب ۳: ۴۸۔۴۹، ابن العماد: شذرات ۲: ۱۴۴، الزرکلی ۲: ۳۱۹ کحالہ ۸۴ ستیز گن ۱: ۱۱۳۔

۱۰۔ ابوعباس احمد بن محمد بن سلیمان بن بشارا لکاتب (م۔۲۷۰ھ/۸۸۴)

الخراج الکبیر (ضخامت ایک ہزار صفحات)

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۳۵، انگریزی ترجمہ ۱: ۲۹۸، معجم الادباء ۲: ۵۸، الصابی: الوزراء ص ۳۸۶، یاقوت: معجم البلدان، ۱: ۳۷۲، ۸۴۴۔

۱۱۔ (ابوالعباس احمد بن محمد بن عبدالکریم (م۔۲۷۰ھ/۸۸۴ء)

کتاب الخراج، رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۳۵

بن شمس کے خیال میں یہ وہی شخص ہے، جس کا ذکر اوپر ہوچکا ہے (رک **Taxation in Islam,** جلد اوّل، ص ۴ مقدمہ)

۱۲۔ ابوسلیمان داؤد بن علی بن داؤد بن خلف الاصفہانی (۵)۔ (م۔۲۷۰ھ/۸۸۴)

رک : الفہرست (فلیوگل) ص ۲۱۶۔۲۱۹، انگریزی ترجمہ ۱: ۵۲۳۔۵۳۴ و مواضع کثیرہ، ابن خلکان : ۱: ۵۰۱ (انگریزی ترجمہ از دیسلان، ۴ جلد، لندن ۱۸۴۳۔ ۱۸۷۳ء) ابواسحٰق الشیرازی، ص ۷۶، نووی، ص ۲۳۶۔

۱۳۔ قدامہ بن جعفر الکاتب (م۔ ۳۳۷ھ/ ۹۴۸ء)

پہلے مسیحی تھا لیکن المکتفی کے زمانے (۲۸۹ھ۔ ۲۹۵ھ/۹۰۲۔۹۰۸ء) میں اس نے اسلام قبول کرلیا۔

کتاب الخراج، انگریزی ترجمہ از بعنوان

جلد دوم، لائیڈن، ۱۹۶۵ء

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۳۰، انگریزی ترجمہ ۱: ۲۸۵، ۲: ۶۰۳، معجم الادبا ۶: ۲۰۳۔ ۲۰۵، المسعودی، مروج الذہب (۹ جلد، پیرس ۱۸۶۱۔ ۱۸۶۹ء) ۱: ۱۷، ابن تغری بردی ۳: ۲۹۷۔۲۹۸، آغا بزرگ طہرانی: الذریعۃ الی تصانیف الشیعہ، طبع ثانی، ۷: ۱۴۴، براکلمان

---

(۵) یہ فرقہ ظاہریہ کا بانی تھا۔ اس سے بھی ایک ''کتاب الخراج'' منسوب ہے۔

۱:۲۲۸ (۲۶۲) تکملہ ۱: ۴۰۶۔۴۰۷ ویسلان کا مقالہ در جلد ۲۰: ص ۱۸۵ء بعد سلسلہ ۵،

۱۴۔ ابوالقاسم عبید اللہ بن احمد بن محمد الکلو ذانی۔

سنۂ ولادت ۹۱۲ ہے بغداد کے قریب الکلو ذان (یاقوت ۲۸:۵) میں پیدا ہواء اس نے اپنی کتاب الخراج کے دو متن تیار کرائے۔ ایک ۳۲۶ھ میں اور دوسرا ۳۳۶ھ میں۔ وہ ۹۴۰ء تک المقتدر کا وزیر رہا۔

رک : الفہرست (فلیوگل) ص ۱۳۱، انگریزی ترجمہ ۱: ۲۸۳، ۲۶۸، مسکویہ: تجارب الامم (آکسفورڈ ۱۹۲۰۔ ۱۹۲۱ء) ۴: ۷۸، ۱۴۶، ۱۶۷، ۲۳۷، ۲۶۰۔

Harold Bowen, The Life and Times of Ali, Cambridge, 1928,

pp.247,301

۱۵۔ ابوالحسن علی بن حسن المعروف بہ ابن الماشطۃ۔

اس کی ''کتاب الخراج اللطیف'' المقتدر (۲۹۵۔۳۲۰ھ/ ۹۰۸۔۹۳۲) کے دور حکومت میں لکھی گئی۔ ابن الندیم نے اس کتاب کا وہ مسودہ دیکھا تھا۔ جو مولف نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا۔

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۳۵، انگریزی ترجمہ ۱: ۲۹۸، معجم الادبا ۵: ۱۱۳۔۱۱۵، المسعودی ۱: ۱۷۔

۱۶۔ ابوالحسن علی بن واصف خشکنانجہ الکاتب۔

اس کا انتقال دسویں صدی عیسوی کے نصف ثانی میں موصل میں ہوا۔ بعض مصنفین کا خیال ہے کہ وہ اسماعیلی تھا۔ ابن الندیم کا دوست تھا۔

اس کی کتاب کا عنوان یہ ہے۔ ''کتاب الافصاح والتشقیف فی الخراج ورسومہ ان''

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۳۹، انگریزی ترجمہ ۱: ۳۰۶، ۲: ۱۰۳۲، معجم الادباء ۵: ۴۳۵۔

۱۷۔ عبدالرحمٰن بن عیسیٰ۔

وہ المتقی (دورِ حکومت ۳۳۰ھ۔ ۳۳۳ھ/ ۹۴۰ء۔ ۹۴۳ء) کا وزیر تھا۔ اس نے اپنے خاندان (الجراح) کی مکمل تاریخ لکھی تھی۔ اس نے بڑی تفصیل کے ساتھ خراج پر بھی ایک کتاب

لکھنے کا آغاز کیا تھا۔ لیکن وہ اسے مکمل نہ کرسکا۔

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۲۹، انگریزی ترجمہ ۱:۲۸۲، معجم الادبا ۵:۴۳۵، مسکویہ ۴: ۲۰۹، ۳۷۸، ۳۸۰، ۵: ۱۸۔ Bowen, op.cit, pp. 109,336,352,

۱۸۔ اسحٰق بن یحییٰ بن سریج (سنۂ ولادت ۳۰۰ھ/ ۹۱۲ء)

پہلے مسیحی تھا، پھر اس نے اسلام قبول کرلیا۔ ابن الندیم کا ہمعصر تھا اور ''الفہرست'' کی تکمیل (۳۷۷ھ) کے وقت زندہ تھا۔

اس نے خراج پر دو کتابیں لکھی تھیں۔ ایک دو جلدوں پر مشتمل تھی اور اس کے تقریباً ایک ہزار اوراق تھے۔ دوسری مختصر تھی اور اس کے تقریباً ایک سو اوراق تھے۔

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۳۶، انگریزی ترجمہ منقول از نسخہ چسیر بیٹی (فلیوگل میں موجود نہیں) ۱:۲۸۶، ۲۹۹، ۳۰۹ معجم الادبا ۲:۲۳۸، فلیوگل در ZDMG ۱۳ (۱۸۵۹ء) ص ۵۹۲۔

۱۹۔ نصر بن موسیٰ الرازی الحنفی۔

''کتاب الخراج''

بحوالہ حاجی خلیفہ کشف الظنون: جلد دوم، کالم ۱۴۱۵

۲۰۔ عبداللہ بن ابی الجراح ابوالقاسم ابن العرموم۔

وزیر اعلیٰ بن عیسیٰ کا قریبی رشتہ دار تھا۔ دسویں صدی عیسوی کے نصف اول میں موجود تھا۔ اس نے ''کتاب الخراج'' تحریر کی تھی۔

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۲۹، انگریزی ترجمہ ۱: ۲۸۲، الصابی، ص ۲۵۷۔ ۲۵۸۔

Bowen, op. cit, pp. 34, 38, 68, 259.

۲۱۔ محمد بن احمد بن علی بن خیار الکاتب۔

''کتاب الخراج'' بحوالہ الفہرست (فلیوگل) ص ۱۳۶، انگریزی ترجمہ ۱: ۲۹۸۔ ۲۲۔ الاصمعی۔

وہ بصرہ میں ۷۳۹ء کو پیدا ہوا اور وہیں: ۸۲۸ء اور ۸۳۳ء کے مابین فوت ہوا۔ وہ ہارون الرشید کے دربار میں ایک عظیم زبان دان کی حیثیت سے پہچانا جاتا تھا۔ اس کی کتابوں میں

سے ایک کا عنوان ''کتاب الخراج'' ہے۔

رک : الفہرست (فلیوگل) ص ۵۵، انگریزی ترجمہ ا: ۱۲۰، ابن خلکان ۲: ۱۲۳، براکلمان ا: ۱۰۴ تکملہ ا: ۱۶۳۔

۲۳۔ ابوالنضر محمد بن مسعود العیاشی۔

اس کی ایک کتاب کا عنوان ''کتاب الجزیہ والخراج'' ہے۔

رک: الفہرست (فلیوگل) ص ۱۹۴، انگریزی ترجمہ ا:۸۱، ۴۸۲۔۴۸۷، طوسی: فہرست مرتبہ اشپرینگر ص ۳۱۷ شمارہ ۶۹۰۔

۲۴۔ ابوجعفر احمد بن نصر الداودی المالکی الاسدی (م ۴۰۲ھ/ ۱۰۱۱ء)

مشہور مالکی فقیہ تھے۔ ان کی ''کتاب الاموال'' کا واحد قلمی نسخہ (مکتوبہ ۶۷۷ھ کتب خانہ اسکوریال (میڈرڈ، شمارہ ۱۱۶۵) میں محفوظ ہے۔

رک: فوادسید: فہرست المخطوطات: المصورۃ معہد احیاء المخطوطات العربیۃ'' قاہرہ ۱۹۵۷ء، ا: ۲۷۸ و ۵۴۷، اس کتاب کے تین حصے ہیں، پہلے حصہ کا ایک عنوان یہ ہے:

ذکر اذدراع ارض الخراج و استیشار الامراء بھافی اخر الزمان واتخاذ ھم مال اللہ دولہ (ورق ۱۱۳۔۱۱۴)

اسی عنوان کے تحت عشر کے متعلق تفصیلات بھی دی گئی ہیں۔

رک: ابن خیر: فہرس : مطبوعہ ۱۸۹۴۔ ۱۸۹۵ء ص ۸۷، ۴۴۰، ابن فرحون : کتاب الدیباج، قاہرہ ۱۳۵۱ھ، ص ۲۵ کحالہ ۳: ۱۹۴ء ستیز گن ا: ۴۸۲۔

Abu Jafar Al-Dawudi`s Kitab al-Amwal by abul Muhsin Muhammad Sharfuddin Islamic Studies, iv/4 Dec. 1965, p. 441-448

اس مخطوطے کا وہ حصہ جو افریقہ، اندلس اور سسلی سے متعلق ہے۔ اس کا متن مع فرانسیسی ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ رک:

H H. Abdal Wahab and F Dachraoni, in 'Etudes d' Orientalisme. Dediees a la Memoire de Levi-Provencal, Vo.2, Paris, 1962, pp. 401-444.